REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۵ ظہور ۱۳۳۹ ہش ۵ اگست ۱۹۶۰ء نمبر ۱۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۳ اگست بوقت ۸ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند اچھی طرح آگئی اور آج دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۳ اگست۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو پہلے کی نسبت خفیف سا افاقہ ہے لیکن کمزوری تاحال محسوس فرماتے ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اقوام متحدہ کی فوج ہفتہ کے روز کاٹنگا میں داخل ہوگی مسٹر ہمرشولڈ کا اعلان

"اگر اقوام متحدہ کی فوج کاٹنگا میں داخل ہوئی تو اس کا مقابلہ کیا جائے گا" (وزیر اعظم کاٹنگا)

لیوپولڈ ویلا ۴ اگست۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے ایک نشری تقریر میں کہا۔ اقوام متحدہ کی فوج ۶ اگست کو صوبہ کاٹنگا میں داخل ہو جائے گی، آپ نے کہا۔ اقوام متحدہ کی فوج حکومت بلجیم کی مفاہمت کے ساتھ کاٹنگا میں داخل ہوگی۔ جونہی اقوام متحدہ کی فوج اس صوبے میں داخل ہونا شروع کرے گی، بلجیمی فوج وہاں سے کامینا نامی اڈے میں منتقل ہو جائے گی — اطلاع ملی ہے کہ سویڈن کا فوجی دستہ کاٹنگا میں داخل کیا جائے گا، کیونکہ حکومت بلجیم یہ چاہتی ہے کہ وہاں کوئی افریقی فوج داخل نہ ہو، اس کی اصل غرض و غایت یہ ہے۔ کہ سویڈن کی فوج یورپی فوج ہونے کی وجہ سے کاٹنگا کے بلجیمی باشندوں کی پورے طور پر حفاظت کر سکے گی۔ یاد رہے اقوام متحدہ کی فوج حفاظتی کونسل کی قرارداد کے مطابق کاٹنگا میں داخل ہوگی۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بلجیم کی فوج کو کاٹنگا سمیت سارے کانگو سے نکل جانا چاہیئے — الزبتھ ویلا کی اطلاع کے مطابق مسٹر شامبے وزیر اعظم کاٹنگا نے ایک بیان میں کہا میں اقوام متحدہ کی فوج کو کاٹنگا میں داخل نہیں ہونے دونگا۔ اگر اقوام متحدہ کی فوج کاٹنگا میں داخل ہوگی تو اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

قائد اعظم کے مقبرہ پر زلزلہ کا اثر نہیں ہو سکے گا

ابتدائی تعمیراتی کام آئندہ ماہ فروری میں مکمل ہونے کی توقع

کراچی ۴ اگست۔ سٹوس بورنگ اور سپنسر کارپوریشن لمیٹڈ کو جس کے سپرد قائد اعظم کے مقبرہ کی تعمیر کا کام کیا گیا ہے یہ توقع ہے کہ وہ ابتدائی کام ماہ فروری ۱۹۶۱ء کے آخر تک مکمل کرلے گی۔ اس امر کا انکشاف متذکرہ انجینئرنگ فرم کے چیف انجینئر مسٹر الیف وائلڈ فیو نے کیا ہے، جو ذاتی طور پر اس عظیم کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا ہے کہ مقبرے کی بنیاد اس طرز پر رکھی جا رہی ہے کہ اس پر زلزلہ کا اثر نہ ہو سکے۔ جو تعمیراتی تفاصیل تیار کی گئی ہیں ان کے مطابق مقبرہ کی بنیادیں افقاً ۲۰ ہزار ٹن اور زلزلہ کی صورت میں مزید پانچ ہزار ٹن بوجھ کی متحمل ہو سکیں گی۔ مقبرہ کی زمین میں ۱۴۸ زیر زمین ستون ہوں گے۔ یہ ساڑھے نو فٹ گہری ہو گی، اور اس کی چوڑائی ۳۲ انچ ہوگی اور نیو میں قریباً ایک لاکھ بیس ہزار مکعب فٹ کنکریٹ بھرا جائے گا۔

مسٹر وائلڈ فیو نے بتایا کہ ان کی فرم نے مقبرے کے علاقہ میں زیر زمین پانی کو نیچے لے جانے کے لئے خاص قسم کے ساز و سامان کے لئے آرڈر دے رکھا ہے۔

ام مظفر احمد کی صحت کے متعلق اطلاع

رات بے خوابی اور بے چینی میں گذری

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

ام مظفر احمد کو جو شدید خطرہ پتہ کی انفکشن کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا اور اس کے نتیجہ میں غنودگی اور ہذیان وغیرہ رہنے لگا تھا۔ اس میں تو خدا کے فضل سے افاقہ ہے اور بخار بھی نارمل ہو چکا ہے۔ مگر بعض پرانے عوارض یعنی گھبراہٹ اور بلڈ پریشر پھر عود کر آئے ہیں چنانچہ گذشتہ تمام رات بے خوابی اور بے چینی میں گذری اور بلڈ پریشر پھر زیادہ ہو گیا ہے۔ مخلص بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس عاجزہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو مسلسل چھ سال سے کئی قسم کے عوارض میں مبتلا ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو چکی ہیں۔ ان کی بیماری کا اس خاکسار کی صحت اور کام کی طاقت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۴-۸-۶۰

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

جہیز کی رسم

برصغیر کے مسلمانوں میں سے ان لوگوں نے جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے بیاہ شادی کی تقریباً وہی رسم و رواج قائم رکھیں جو ان میں اسلام قبول کرنے سے پیشتر موجود تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ غیر ملکی مسلمان بھی جو ایران۔ عربستان اور افغانستان سے یہاں وارد ہوئے جب وہ یہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو گئے تو انہوں نے بھی ہندوؤں کی بہت سی رسومات اختیار کر لیں، اور بیاہ شادی کی تمام رسومات سوا نکاح خوانی کے مسلمانوں میں بھی اسی طرح رائج ہو گئیں۔ جس طرح ہندوؤں میں قدیم سے رائج چلی آتی تھیں۔

ہندوؤں کے قانون وراثت میں عورتوں کو بہت کم حقوق حاصل ہیں۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ عورت کبھی حقیقی وارث نہیں ہوتی البتہ بعض صورتوں میں عورت اپنے خاوند یا والد کی جائداد پر صرف تاحین حیات تصرف رکھ سکتی ہے۔ لیکن ایسی جائداد کو بیچنے یا کسی طرح منتقل کرنے کا اس کو اختیار نہیں ہوتا۔ ایسی صورتیں ظاہر ہے کہ استثنائی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہندو قانون کا عورتوں کے متعلق قاعدہ یہی ہے کہ وہ جائداد کی وارث نہیں ہوتیں — وراثت سے اسطرح عورتوں کو محروم کرنے کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ والدین کسی نہ کسی طرح اپنی بیٹی کو اپنی جائیداد سے کچھ حصہ دیتے کیونکہ ان کی فطری محبت یہ گوارا نہ کر سکتی تھی کہ ایک صاحب حیثیت والد کی دولت سے بیٹی بالکل محروم رکھی جائے اس لئے انہوں نے جہیز کی رسم کو اختیار کیا اور بیاہ کے بعد رخصت کرتے وقت بیٹی کو کچھ دے دینا ایک مستقل رسم بن گیا برصغیر کے مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کے تتبع میں تقریباً یہ رسم اختیار کر لی۔ سوا چند دینی خاندانوں کے بیٹی کو وراثت میں حصہ دینا ممنوع سمجھا گیا۔ خاص کر دیہات میں جو رواجی قانون نافذ رہا ہے۔ وہ ہندوؤں کے ہی قانون کی نقل ہے — قانونی رواج کے مطابق کوئی عورت اپنے والد وغیرہ کی وارث نہیں ہوتی جائداد تمام کی تمام نرینہ وارثوں کو جاتی ہے یہانتک کہ اگر عورت کے بھائی موجود ہوں تو انکو وراثت میں سے ایک حبہ بھی نہیں ملتا البتہ جب نرینہ اولاد موجود نہ ہو تو تاحین حیات بن بیاہی بیٹیاں اور بیوہ متوفی کی جائداد پر قابض ہو جاتی ہیں اور جب وہ شادی کریں یا مر جائیں تو جائداد وارثان بازگشت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

دیہات ہی میں رواج کی پابندی نہیں تھی بلکہ شہروں میں بھی سوا چند مسلمان گھرانوں کے یہی قانون چلتا تھا اور قدرتاً ہندوؤں کی بیٹیوں کو جہیز دینے کی رسم بھی مسلمانوں میں راہ پا گئی اور آج یہ رسم غریب مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے۔ جیسا کہ ایک مضمون سے جو الفضل کی اسی اشاعت میں ہم معاصر نوائے وقت سے نقل کر رہے ہیں۔ معلوم ہو گا۔

اس مضمون میں سوشل ورکر خاتون نے جو علاج بتایا ہے اس کو مصلحتی تو کہا جا سکتا ہے لیکن اس کو مسلمانوں کے لئے صحیح علاج نہیں کہا جا سکتا۔ سوشل ورکر کے سامنے اسلام نہیں ہے۔ بلکہ محض موجودہ معاشرہ ہے اور وہ مذہب سے الگ ہو کر اس کا حل تلاش کرنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ اس کا سیدھا حل یہ ہے کہ ہندوانہ رسومات کو ترک کر کے اسلامی قانون کی پابندی کی جائے۔

اس ضمن میں سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اسلامی قانون وراثت کے مطابق عورتوں کا مقررہ حصہ ان کو دیا جائے اسلام نے مردوں کے ساتھ عورتوں کا حصہ بھی مقرر کیا ہے۔ اور یہ حصہ مرد کی نسبت رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو شادی پر خاوند سے حق مہر لینے کا بھی حق دیا گیا ہے۔ اور مردوں کو اپنی شادی پر نہ صرف حق مہر ادا کرنا پڑتا ہے بلکہ ولیمہ وغیرہ دعوتوں پر بھی اور بیوی کے تحفوں پر بھی عورت سے زائد خرچ کرنا پڑتا ہے۔ پھر شادی شدہ عورت کے نان و نفقہ کا کفیل اس کا مرد ہے متعابلہ میں اسلام نے جو اس کا مرد سے نصف حصہ مقرر کیا ہے اس کی حکمت واضح ہو جاتی ہے۔

اگر مسلمان وراثت کے اسلامی قانون کے پابند ہو جائیں اور اس کے مطابق وراثت میں عورتوں کا مقررہ حصہ دے دیا کریں تو اس کا اثر "جہیز" کی تلخ رسم پر بھی پڑے گا۔ اور کوئی عورت جس کو یقین ہو کہ وراثت میں اس کو مقررہ حصہ ملے گا۔ جہیز پر مصر نہ ہو گی اور نہ اس کے سسرال ہی اس پر زور ڈالیں گے۔

دوسری رسم جو مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہے وہ یہ ہے کہ شرع اسلامی کے مطابق مہر مقرر کیا جاتا ہے لیکن رسمی طور پر۔ کہیں تو شرعی مہر کی آڑ لیکر چند روپے میں برائے نام مہر مقرر ہوتا ہے۔ اور کہیں اتنی بڑی بڑی رقوم مقرر کی جاتی ہیں کہ جنکی ادائیگی کا کبھی خیال بھی نہیں ہو سکتا مہر میں یہ افراط و تفریط بالکل غیر اسلامی ہے۔ مہر خاوند کی حیثیت کے مطابق اتنا ہونا چاہیئے۔ جس کو وہ آسانی سے ادا کر سکتا ہو۔ چنانچہ عرب ممالک میں قاعدہ ہے کہ مہر خاوند پہلے ہی ادا کر دیتا ہے۔ اور اسی رقم سے علیحدہ گھر کے لئے ساز و سامان خرید کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ تمام اشیاء جو ہمارے ہاں جہیز میں دی جاتی ہیں۔ مہر کی رقم ہی سے خرید کر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح لڑکی کے والدین کو شادی پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ الا ماشاء اللہ۔

اس طرح جن دقتوں کا ذکر سوشل ورکر خاتون نے جہیز کے تعلق میں کیا ہے وہ ہماری اپنی پیدا کردہ اور اسلامی قانون سے گریز کی وجہ سے مشکل مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے سوشل ورکر خواہ مرد ہوں یا خواتین انہیں اسلامی معاشرہ کا صحیح علم حاصل ہو اور وہ اگر معاشرہ میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو عوام کو اسلامی معاشرہ کے طور و طریق سے آشنا کریں اور خدا و رسول کے مقرر کردہ حدود کی پابندی پر اکسائیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے سوشل ورکر نہ صرف اسلامی معاشرہ کے قوانین سے واقف ہوں۔ بلکہ ان پر خود عامل بھی ہوں جہانتک جہیز اور شادی بیاہ کی فضول خرچی پر محمول رسوم کا تعلق ہے عوام کو یہ سمجھانا کہ اسلام اور شریعت ان کو پسند نہیں کرتا آج کل کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ خدا تعالے کے فضل سے عورتوں میں بھی تعلیم ترقی کر رہی ہے اور یہ بات مغربی تہذیب کے بھی کچھ خلاف نہیں ہے کہ شادی نہایت سادگی اور بغیر غیر ضروری اخراجات کے سرانجام پائے۔

اللہ تعالے کا یہ احسان ہے کہ جماعت احمدیہ بڑی حد تک اسلامی شعائر کی پابندی کرتی ہے اگرچہ جہیز کی کمزوری ایک حد تک ان میں بھی باقی ہے۔ ویسے برصغیر ہند میں جس میں پاکستان کی اسلامی مملکت بھی شامل ہے یہ مرض نہایت مہلک اور متعدی حد تک پہنچ گیا ہوا ہے۔ ہزاروں لاکھوں تعلیمیافتہ جواب عورتیں صرف اس لئے شادی سے محروم رہ جاتی ہیں کہ ان کے والدین خاطر خواہ جہیز کا انتظام نہیں کر سکتے اور اکثر اس مرض کو زیادہ مہلک بنانے والے وہ مرد ہیں۔ جو بڑے بڑے جہیزوں کا ہی صرف مطالبہ نہیں کرتے بلکہ نقد روپیہ اور دیگر کئی قسم کے فوائد شادی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کی ذمہ داری محض لڑکیوں کے والدین پر نہیں ڈالی جا سکتی بلکہ بیماری کی اصل جڑ وہ ہوا و ہوس ہے جو قابل شادی مردوں میں موجود ہے۔ اس لئے رسم کو ہٹانے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کی حس غیرت کو بیدار کیا جائے اور ان کو اسلامی شعائر کا پابند بنایا جائے۔ تاکہ ہمارے نوجوان مرد اور عورتیں اس تباہی سے بچ جائیں۔ جو دیر تک کنواری رہنے کی وجہ سے مغربی ممالک میں رونما ہو چکی ہے۔ اسلام کے نزدیک نکاح مرد اور عورت کے لئے ایک ایسا فریضہ ہے۔ جسکو ادا نہ کرنا بذاتِ خود ایک جرم ہے چہ جائیکہ اس سے پیدا ہونے والے جرائم ہی کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اسلامی معاشرہ میں رشد و بلوغت کے بعد مرد اور عورت کا بے نکاح رہنا ناقابل برداشت فعل ہے کیونکہ اسلام ان تمام سوراخوں کو جہاں سے معاشرہ میں گناہ و جرم سرنکالتا ہے۔ بند کر دینا لازمی قرار دیتا ہے۔

اس فریضہ کی ادائیگی میں ہندوانہ رسم جہیز بھی ایک بہت بڑی بلکہ کہنا چاہیئے۔ نہایت خطرناک روک ہے جیسا کہ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے جو ہم نے نقل کیا ہے۔ چاہیئے یہ کہ مرد خاصکر نوجوان مرد جو شادی شدہ نہ ہوں ایک زبردست ایسی تحریک چلائیں۔ کہ ہمارے معاشرے سے یہ برائی جلد از جلد دور ہو جائے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ مرض ہمارے احمدی نوجوانوں میں بھی اب کسی قدر عام ہو گیا ہے کہ وہ طرح طرح کے بہانوں سے باوجود کافی حیثیت رکھنے کے نکاح سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ خواہ وہ کتنے ہی مخلص کیوں نہ ہوں وہ اپنے ان اعمال کے لئے خدا و رسول کے سامنے جواب دہ ہونگے۔ جو استطاعت رکھتے ہوئے بھی محض جہیز یا اسی قسم کے اور فوائد حاصل کرنے کے لئے شادی سے گریز کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف انفرادی طور پر مجرم ہیں بلکہ قومی لحاظ سے بھی مجرم ہیں۔

درخواست دعا: میری امی جان مرحمہ کی بیماری کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عطاء اللہ) ۵/۱ الٰہی بخش صاحب ریلوے خانپور ضلع رحیم یار خان

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

دعا کی عظمت کو ہمیشہ ملحوظ رکھو

فرمایا:۔
ہماری جماعت میں

یہ ایک عادت ہوگئی ہے

کہ جب وہ ایک دوسرے کو ملیں گے تو کہیں گے کہ دعا کرنا یہ کہہ کر آگے چل پڑیں گے۔ نہ کرنے والے کے دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے ضرور دعا کرے گا اور نہ سننے والے کے نزدیک یہ بات کوئی توجہ کے قابل ہوتی ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کو بطور رسم اور بطور رواج کے کہہ کر آگے چل پڑتے ہیں جیسے انسان کسی دوسرے انسان سے ملتا ہے۔ تو اس سے رواج کے طور پر خیریت وغیرہ کے متعلق پوچھتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ رسم کے طور پر ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ اگر اس بات کو بطور رسم کے جاری رکھا جائے۔ تو اس طرح آہستہ آہستہ

دُعا کی عظمت

جاتی رہتی ہے۔ ہمیشہ ایسے آدمی کو دعا کے لئے کہنا چاہیئے۔ جس کے متعلق یقین ہو کہ وہ ضرور دعا کرے گا۔ اور جس کے متعلق یقین نہ ہو اسے دعا کے لئے مت کہو۔ تاکہ دعا کی عظمت لوگوں کے دلوں میں کم نہ ہو جائے۔ اور جن لوگوں کو دعا کے لئے کہا جائے ان کا فرض ہے کہ جس شخص نے ان کو دعا کے لئے کہا ہو اس کے لئے ضرور دعا کریں خواہ کسی رنگ میں اس کا نام لے کر یا مجموعی طور پر جس طرح ممکن ہو کیونکہ ہر چیز انسان کو یاد نہیں رہ سکتی۔ اور خصوصاً ایسے لوگوں کو تو ہر ایک شخص کا نام یاد نہیں رہ سکتا جنہیں سینکڑوں آدمی دعا کے لئے کہنے والے ہوں اس کے لئے

ایک طریق تو یہ ہے

کہ جس وقت کوئی شخص دعا کے لئے کہے اسی وقت اس کے لئے دعا کر دی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ مجموعی دعا نام لے کر یا بغیر نام کے کسی دوسرے وقت میں کر دی جائے۔ میں موقعہ کے مناسب دونوں طریق اختیار کرتا ہوں۔ چونکہ سب درخواست دعا کرنے والوں کے نام یاد نہیں رہ سکتے۔ اس لئے جن کے نام مجھے یاد ہوتے ہیں ان کے نام لے کر اور جن کے نام یاد نہیں ہوتے ان کے لئے مجموعی طور پر دعا کر دیتا ہوں کہ اے خدا جنہوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے۔ اور ان کے نام مجھے یاد نہیں تو انہیں ان کی

نیک اغراض

اور نیک ارادوں میں کامیاب فرما حقیقت یہ ہے کہ جب تک پوری توجہ اور درد نہ ہو دعا کرنے اور دعا کرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اگر پوری توجہ نہ ہو تو یہ بھی ایک عادت ہی کہلائے گی جیسے بعض لوگوں کو قسمیں کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر بات پر خدا کی قسم کھاتے چلے جاتے ہیں۔ نہ انہیں کوئی قسم کھانے کے لئے کہتا ہے اور نہ ہی کوئی قاضی یا حاکم بیٹھا ہوتا ہے جو انہیں

قسم کھانے کے لئے

کہے بلکہ وہ بلاوجہ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح قسم کی عظمت اور رعب باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے بلاوجہ قسم کھانے سے شریعت نے روکا ہے جس طرح بلاوجہ قسم کھانے سے قسم کی عظمت مٹ جاتی ہے۔ اسی طرح ہر انسان کو بطور عادت دعا کے لئے کہنے سے دعا کی عظمت قائم نہیں رہتی۔ ہمیشہ دعا کے لئے کہنے سے پہلے یہ دیکھو کہ کیا وہ شخص جس کو میں دعا کے لئے کہنے لگا ہوں میرے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اگر میں اسے دعا کے لئے کہوں تو اس کے

دل میں ضرور تحریک ہوگی

اور وہ درد کے ساتھ میرے لئے دعا کرے گا اور میری تکلیف اور غم میں وہ شریک ہوگا اگر ایسا ہے تو ایسے شخص کو دعا کے لئے بے شک کہو۔ ورنہ بغیر اس کے تو ایک عادت ہی ہے جیسا کہ قسمیں کھانے والے ایک ہی سانس میں واللہ باللہ ثم تاللہ تین چار قسمیں کھا جاتے ہیں
پس مومن کو

ایسی باتوں سے اعراض

کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی یہ شان بیان کی ہے کہ

هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ

یعنی مومن لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں پس دعا کے لئے یہ اصول جو میں نے بیان کیا ہے ہمیشہ مدنظر رکھو۔ کہ ایسے شخص کو دعا کے لئے کہو جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ اس کے دل میں

تمہارے لئے واقعی درد ہے

جیسے بیٹا ماں کو دعا کے لئے کہے یا بیوی خاوند کو دعا کے لئے کہے۔ یا خاوند بیوی کو دعا کے لئے کہے یا ماں بیٹے کو دعا کے لئے کہے یا باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو دعا کے لئے کہے، یا بھائی بھائی کو کہے یا بھائی بہن کو کہے۔ یا بہن بھائی کو کہے۔

یہ ایسے رشتے ہیں

کہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے درد ہوتا ہے۔ یا ایسا گہرا دوست ہو کہ جس کے متعلق تم سمجھتے ہو۔ کہ تمہارے دکھ اور تکلیف میں وہ تمہارے رشتہ داروں کی طرح شامل ہے۔ ورنہ

رسمی طور پر

دوسرے کو دعا کے لئے کہنا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

ٹینڈر نوٹس

تعمیر جامعہ احمدیہ ربوہ کے لئے لکڑی کے کام دروازے کھڑکیوں کے بارہ میں سربمہر ٹینڈر درکار ہیں۔ یہ ٹینڈر ۱۰ اگست ۱۹۶۰ء تک دفتر جامعہ احمدیہ میں وصول کئے جائیں گے اور مورخہ ۱۳/۸/۶۰ کو ان کا فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

یہ کام مطابق موجودہ دروازے کھڑکیاں جامعہ احمدیہ از قسم لکڑی کیل لیا جائیگا لیبر ریٹ اور میٹریل قیمت کام کے ریٹ دیئے جائیں لیکن فٹنگ کی قیمت ریٹ میں شامل نہ کی جائے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بیٹی عزیزہ امۃ اللہ بیگم زوجہ مصباح اپنے خاوند مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کے ہمراہ کوہ مری میں صحت کے لئے مقیم ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے افاقہ ہے۔ تاہم ابھی ضعف کافی ہے اور اصل بیماری بھی باقی ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری احمدی

(۲) میری والدہ محترمہ آجکل بعارضہ خارش میرپور سندھ میں بیمار ہیں۔ نیز میرے خسر ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب جبوت بلڈنگ لاہور جو کہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ آجکل حالت تشویشناک ہے۔ احباب کی خدمت میں ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ احمد حسین کاتب الفضل ربوہ

(۳) عزیز شاہد احمد نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

تقاریر ملاقاتیں اور لٹریچر کی اشاعت۔

افریقن نومسلموں کی تعلیم و تربیت۔ مسجد کی تعمیر

از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بتوسط وکالت تبشیر

(۲)

تعمیر مسجد احمدیہ کمپالہ

یوگنڈا میں سب سے اہم کام کمپالہ مسجد کی تعمیر کا تھا۔ ہماری مسجد زیر تعمیر ہے اس سلسلہ میں شروع سے ہی ناساعد حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کمپالہ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کی ہمت اور حکیم محمد ابراہیم صاحب کی نگرانی کے باعث کام آہستہ آہستہ چلتا رہا اور اب تو شدید مالی مشکلات کے باوجود ڈاکٹر صاحب موصوف نے بقیہ کام ٹھیکہ پر دے دیا ہے۔ اس کام میں حقیقتاً سب سے زیادہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا ہی حصہ ہے۔ اور انہیں یہی فکر دامنگیر ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے یہ خانہ خدا جلد مکمل ہو جائے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور کرم سے جلد اس خانہ خدا کی تکمیل کے سامان پورے فرمائے۔ تا جلد اس جگہ سے بھی خدا تعالےٰ کی توحید کا اعلان شروع ہو اور یہاں سے نور اسلام کثرت سے سعید روحوں کو ملے۔ اور جن جن دوستوں نے اس کام میں حصہ لیکر ہماری مدد فرمائی ہے اللہ تعالےٰ ان کی حاجتیں بھی پوری فرمائے آمین

پلاٹ مسجد احمدیہ مساکا

مساکا میں ہمارا نہایت ہی باموقعہ قریباً ۱½ ایکڑ کا پلاٹ ہے جسے حاصل کرنے کے لئے عیسائی مشن نے بڑی کوشش کی تھی۔ لیکن ڈاکٹر احمد دین صاحب احمدی کی کوشش اور ہمت سے یہ پلاٹ ہمیں ملا تھا۔ تاحال ہم نے اس پر کوئی عمارت نہیں بنائی۔ اس لئے پادری دوبارہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسجد کا نقشہ تیار تھا۔ لیکن ٹاؤن کونسل نے اس میں بعض ترامیم کے لئے کہا جس پر عاجز نے مولویہ اصلاح کرکے بغرض منظوری نقشہ ویسٹس ٹاؤن کونسل میں پیش کیا۔ امید ہے عنقریب نقشہ پاس ہو جائے گا اور مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا جائے گا

لٹریچر

انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز، سواحیلی اخبار کے پرانے پرچے اور بعض پمفلٹ زیر تبلیغ دوستوں میں تقسیم کئے گئے۔ اخبار کے بعض خریدار بنائے۔ بذریعہ ڈاک اخبارات بھجواتا رہا۔ ایک مضمون سائیکلو سٹائل مشین پر ۱۰۰۰ کی تعداد میں طبع کرکے مفت تقسیم کیا۔ یہ سائیکلو سٹائل مشین جماعت احمدیہ جنجہ نے استعمال کرنے کے لئے جنجہ مشن کو نئی خرید کر دی ہے اور سیاہی اور کاغذ وغیرہ بھی مہیا کیا ہے انشاء اللہ تعالےٰ یہ مشین یوگنڈا میں تبلیغ کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔

ترجمہ

سلسلہ کے لٹریچر میں سے ضروری مضامین برائے ترجمہ لگنڈی احمدی اور غیر از جماعت دوستوں میں تقسیم کئے۔ بعض نے ترجمہ کرکے مجھے دے دیئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ ترجمہ شدہ مضامین پمفلٹ کی صورت میں یا ہمارے لگنڈی زبان کے اخبار میں شائع ہوں گے۔

اخبار

لگنڈی زبان میں اخبار "اسلام کی آواز" جسے حکیم محمد ابراہیم صاحب نے بڑی کوشش سے حاصل کیا تھا تاحال ہمارے مشن کے نام ٹرانسفر نہ ہوا تھا۔ اسے کوشش کرکے مشن کے نام ٹرانسفر کرایا۔ اس سلسلہ میں حکومت کو دو صاحب حیثیت اشخاص کی طرف سے اخبار کی ضمانت درکار تھی۔ جو ڈاکٹر لعل دین صاحب اور بھائی محمد علی صاحب نے دی اور اس طرح یہ ضروری کام بفضلہ تعالےٰ انجام پذیر ہوا یہ اخبار سارے یوگنڈا میں مسلمانوں کا واحد اخبار ہے۔ اور امید ہے اس کے ذریعہ نور اسلام کو ان علاقوں میں پھیلانے میں بڑی مدد ملے گی۔ انشاء اللہ العزیز

پبلک سے تعلقات

یوگنڈا کے سب سے مشہور انگریزی روزنامہ یوگنڈا آرگس کے انگریز ایڈیٹر۔ انگریزی روزنامہ یوگنڈا پوسٹ، لگنڈی زبان میں روزنامہ یوگنڈا ایجپریس، لگنڈی زبان میں روزنامہ یوگنڈا EYOGERA اور رٹورو زبان کے ہفت روزہ اخبار MAZHURA کے ایڈیٹروں کو وقتاً فوقتاً سلسلہ کے اخبارات اور مناسب لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے دیتا رہا۔ یوگنڈا نیشنل کانگرس کے صدر مسٹر کوانوکا صاحب کو ملکر انہیں تبلیغ کی۔ اور تبلیغی لٹریچر پیش کیا۔ یوگنڈا کے چیفس میں سے ایک کے بھائی کو جو بڑی شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ ملا۔ اور احادیث نبویؐ کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح انہیں تبلیغ کرنے کا اچھا موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا اور تعلق باللہ کے کئی واقعات انہیں بتائے جس پر انہوں نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔

ایشین اور افریقن وکلا سے بھی ملتا رہا۔ انہیں لٹریچر دینے کے علاوہ بعض سے ضروری مشورے بھی حاصل کئے۔ اس ضمن میں ہمارے احمدی دوست جناب چوہدری حاکم دین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم آف مساکا سے کئی قانونی مشورے حاصل کئے۔ اور اس لحاظ سے ہمیں ان کے وجود سے بڑا فائدہ تھا۔ افسوس کہ وہ گزشتہ دنوں لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور یہ خلا اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے آمین

ایک پرانے انگریز دوست، کمپالہ کے انگریز ریلوے سٹیشن ماسٹر بینکوں کے منیجروں اور کئی ایک شرفا سے ملاقات کی کئی دوستوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ کئی احمدی اور غیر از جماعت بیمار دوستوں کی عیادت کے لئے ان کے گھروں پر جاتا رہا۔ کئی مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ہاں تعزیت کے لئے گیا۔

حکام سے ملاقاتیں

مختلف امور کے سلسلہ میں انفرمیشن افسر صاحب۔ ڈائرکٹر آف انفارمیشن یوگنڈا پارلیمنٹ کے ممبران، لینڈ آفس کے ذمہ دار عہدہ داران جنجہ کے ٹاؤن کلارک کو ملا۔ بھارتی ہائی کمشنر مقیم مشرقی افریقہ مسٹر بہادر سنگھ نے کپالہ میں مصنوعات بھارت کی نمائش کا انتظام کیا جس کے افتتاح کے موقعہ پر عاجز بھی مدعو تھا۔ اس موقعہ پر معززین یوگنڈا اور افسروں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ جنجہ کے Mayor ماں مسٹر C.K. Patel صاحب کو ان کے اس نئے اعزاز پر مشن اور جماعتوں کی طرف سے مبارکباد کے خطوط بھیجے۔ ان کی طرف سے شکریہ کا خط آیا۔

حکومت یوگنڈا کے مسلمان وزیر تعلیم مسٹر ابوبکر صاحب کو جو اس وقت حکومت میں اکیلے مسلمان وزیر ہیں۔ ان کے اس اعزاز پر مبارکباد دی اور لگنڈی ترجمہ پارہ اول کا ایک نسخہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور آئندہ ملتے رہنے اور لٹریچر پڑھنے کا شوق ظاہر کیا

اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشولڈ اور ان کے ساتھ ڈاکٹر رالف بنچ یوگنڈا میں چند دن قیام کے بعد واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ اس موقعہ پر انہیں الوداع کہنے سے پہلے حکومت نے پریس کانفرنس کا انتظام کیا۔ ہوائی اڈے پر عاجز بھی پریس کانفرنس میں شامل ہوا۔

شراب کے استعمال کے خلاف ایک مضمون انگریزی میں لکھا۔ جو ہمارے انگریزی اخبار East African Times میں شائع ہوا۔ اردو زبان میں ایک مضمون "کیتھولک پادریوں کا فرار" کے عنوان سے لکھا جو رسالہ الفرقان میں شائع ہوا۔

تنظیم

افریقن جماعت جمبیرا کو منظم کیا اور ان کی مجلس عاملہ قائم کرکے انہیں طریق کار سمجھایا

تقریر

جمبیرا کی مسجد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداری پر تقریر کی۔ حاضرین میں اکثریت اہل سنت والجماعت افریقن کی تھی۔ جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ (باقی)

جہیز کی غیر اسلامی رسوم

(از منقول روزنامہ نوائے وقت ۲ راگست سنہ ۶۰ء)

معاشرتی علوم کی طالبہ مس وسیم لطیف سے ملیئے۔ آپ نے لاہور کے پچانوے متوسط گھرانوں کی معاشرتی زندگی میں جہاں تک کہ مسئلہ جہیز پہ ٹھوس مواد فراہم کیا ہے۔ مس وسیم نے کہا "ایم اے کے لئے تحقیقی مقالہ لکھنے کا مرحلہ درپیش تھا۔ مجھے کوئی اچھوتا موضوع نہیں مل رہا تھا۔ انہی دنوں بے سہارا خواتین کی فلاح کے ایک پروگرام کے سلسلہ میں ... مصری شاہ کے علاقہ میں کام کرنا پڑا اس علاقہ میں متوسط طبقہ آباد ہے میں نے کئی خاندانوں میں جہیز کے مسئلہ کی سنگینی محسوس کی تو ارادہ کیا اسی موضوع پر کوائف [illegible] یہ اچھوتا نہ سہی اہم ضرور تھا۔ مجھے مطلوبہ معلومات حاصل کرنے میں چند دشواریوں کا سامنا بھی کرنا پڑا مثال کے طور پر بہت کم خاندان مجھے اعتماد میں لینے پر آمادہ تھے پہلے پہلے ان میں سے بیشتر گھرانوں نے یہ تاثر لیا کہ میں حکومت کے شعبہ انکم ٹیکس کی نمائندہ جاسوس خاتون ہوں اور مسئلہ جہیز پر گفتگو کے بہانے مختلف خاندانوں کی آمدنی کے وسائل کا سراغ لگانا چاہتی ہوں۔ گھر کی بڑی بوڑھیوں نے مجھے تیکھی نظروں سے دیکھا اور اپنی بے دریغ نکتہ چینی کا ہدف بنایا۔ بن بیاہی لڑکیاں شرما سمٹ کر گوشوں میں جا گھسیں اور کئی گھروں میں افراد خانہ نے نہایت بیزاری سے ٹال دیا۔ مجھے کئی مرحلوں پہ یہ احساس بھی ہوا کہ اس مسئلہ کی اذیت نے کئی ماؤں کو اس درجہ جذباتی بنا دیا ہے کہ انہیں یہ بات چھیڑتے ڈر لگتا ہے۔ میں نے ۹۵ خاندانوں کے متعلق چھوٹی سے چھوٹی بات کو بڑی احتیاط سے جمع کرنے کی کوشش کی اور مجھے مسرت ہے کہ اس چھان پھٹک کے دوران میں نے کئی گھرانوں میں بے لوث اعتماد حاصل کر لیا۔ بڑی بوڑھیوں نے اپنی نٹ کھٹ، جھنجھلائی تنک مزاج، اکھڑی الجھی دوشیزاؤں کے خلاف معصوم شکایتوں کے دفتر کھول دیئے۔ کئی لڑکیاں بھی مجھ سے سرگوشی میں گفتگو پر آمادہ ہو گئیں۔ ان خاندانوں میں گھل مل کر تلخیوں کی ٹوہ لگانے کا موقعہ ملا۔ جہیز کی مشکلات نے جن کی پیشتوں میں زہر گھول دیا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے شاخ گل کی طرح لچکتی لیکن ادھیڑ کی دھیمی آنچ کی مانند اندر ہی اندر سلگ سلگ کر دم توڑتی کنواریوں کو دیکھا ان کے ادھورے خواب سنے۔ پیاسی تمناؤں سے روشناس ہوئی مجبوریوں کی بیڑیاں پہنے آزردگی سے بات چیت کرتی یہ لڑکیاں مجھے ایسی لگتی تھیں۔ جیسے والدین کی سوچوں پر ہی بوجھ نہیں بلکہ اپنی زندگی سے بھی بیزار ہیں۔ وہ خاندان کی لاج کو سب سے بڑی امانت تصور کئے دبکی بیٹھی ہیں۔ ان میں سے معدودے چند شوخ لڑکیوں کی محض فکری لغزشیں میرے علم میں ہیں۔ لیکن احساسات کی گھٹن کے باعث وہ اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتی تھیں — بے چاری!!

مس وسیم لطیف نے تحقیق کے چند گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا" میں نے جن خاندانوں سے کوائف جمع کئے ہیں انہیں آمدنی کے اعتبار سے متوسط قرار دیتی ہوں کیونکہ میرے خیال میں ڈیڑھ ہزار سے تین ہزار روپے سالانہ آمدنی کے کثیر الاولاد گھرانے وسائل معاش میں محصور ہو کر بمشکل اپنی سفید پوشی ہی قائم رکھ سکتے ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ غربت جتنی بڑھتی ہے اولاد بھی اسی کثرت کے ساتھ گھستی چلی آتی ہے۔ مصری شاہ کے علاقہ حبیب گنج میں قلیل آمدنی پر آٹھ سے نو بلکہ دس افراد کا گزارہ چلتے دیکھا یہ جینا نہیں بلکہ بلکنا ہے۔ بہرکیف میں نے اس اوسط آمدنی کو جب مختلف خاندانوں کے مصارف کی فہرستوں پر پھیلایا تو پتہ چلا کہ جہیز کیلئے کئی گھرانوں میں پس انداز کرنے کے لئے کچھ باقی نہیں رہ جاتا ایک پائی تک نہیں!! خواتین نے مجھے بتایا گھر کے سارے افراد کے لئے روٹی کپڑا رہائش اولیت رکھتے ہیں یہ خرچ چل جائے تو غنیمت لیکن کیا کریں جوان لڑکی بھی گھر میں گویا جنازے کی طرح ہے جسے زیادہ دیر رکھا اور روکا نہیں جا سکتا چنانچہ جہیز بنانے کے لئے بڑی بوڑھیاں زندگی بھر جز رسی کے علاوہ امدادی کمیٹیوں کا سلسلہ چلاتی ہیں یا اپنی کوئی شے گروی رکھتی ہیں قرض لے کر جہیز دینے کو معیوب خیال نہیں کیا جاتا مگر یہی قرض بسا اوقات گلے کا پھندا بن جاتا ہے۔

مسئلہ جہیز ان گھرانوں میں کافی شدت اختیار کر لیتا ہے جہاں صاحبزادیاں قطار اندر قطار اپنی ڈولیوں کی منتظر ہوتی ہیں۔ میں نے دیکھا پہلی اور دوسری اولاد کی شادی کسی نہ کسی طرح انجام دینے والے والدین اپنی باقی لڑکیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کے مرحلے تک [illegible] سے نہایت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس شہر میں زائد آمدنی کے وسائل پیدا نہیں کئے جا سکتے ان کا نتیجہ یہ ہے کہ ساٹھ فی صد قابل شادی لڑکیاں اپنا گھر نہیں بسا سکتیں چودہ سے بیس برس کی عمر میں ان کنواریوں کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا جائے تو ہمارے رواجی تقاضے پورے ہو جاتے ہیں جہیز کی مجبوری اوسطاً دو لڑکیوں کے بعد شدید ہو جاتی ہے۔

مس وسیم لطیف نے جہیز کے سوال پر بن بیاہی لڑکیوں کے خیالات معلوم کئے ہیں۔ محترمہ کا تاثر یہ ہے کہ خود لڑکیاں بھی اپنے والدین سے جہیز کی توقع رکھتی ہیں ہمارے ہاں کے رواجی ماحول میں بغیر جہیز کے لڑکی اپنی ازدواجی زندگی ہنسی خوشی نہیں بسر کر سکتی اور اسے طعنوں کے اس قدر تیر اپنے سسرال کی جانب سے سہنے پڑتے ہیں۔ کہ اس انجام سے خوف کھاتی ہے اسی لئے اپنے جہیز کے لئے والدین کی پریشانیوں سے باخبر ہوتے ہوئے بھی اس معاشرتی حق سے دست بردار ہونے کا ایثار نہیں کر سکتی۔ مجھے جن گھرانوں کے حالات معلوم کرنے کا موقع ملا وہاں لڑکیاں کسی دستکاری سے روزی کمانا چاہیں تو والدین اسے معیوب خیال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے مالی وسائل میں وسعت کی کوئی سبیل پیدا نہیں ہوئی۔ بن بیاہی لڑکیوں کو گھریلو دستکاریوں سے شغف پیدا کرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آتی لیکن ان کے نگران رشتہ داروں کو آمادہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم جو دوشیزائیں خاندان کی مالی حالت سنوارنے کے لئے محنت کرتی ہیں اپنے جہیز کے لئے تھوڑا بہت پس انداز کر لیتی ہیں —

اکثریت ایسے گھرانوں کی ہے جن میں ماں اپنی بیٹی کے مستقبل کے لئے بینائی، صحت، حتیٰ کہ زندگی تک نچھاور کر دیتی ہے۔ میں نے ریسرچ کے دوران پانچ خاندانوں کا اقتصادی ڈھانچہ منتشر ہوتے دیکھا ہے جوان لڑکیوں کے بیاہ کی فکر میں غلطاں بوڑھی ماؤں نے سلائی اور دستکاری کے کام کو اپنی زندگی پر اتنا حاوی کر لیا تھا۔ کہ وہ تپ دق میں مبتلا ہو گئیں۔ علاج کے کشادہ وسائل میسر نہ آئے۔ مزید بچت کے نقطہ نظر سے بچوں کو سکول سے اٹھا لیا گیا۔ دودھ کا خرچ تک قطع کیا۔ رہن سہن میں پہلے سے زیادہ سادگی اور کفایت شعاری کو اپنا لیا مگر جہیز کا مسئلہ پھر بھی حل نہ ہو سکا۔

ایک سوال کے جواب میں محترمہ وسیم نے کہا — بھائیوں کا بیاہ ہو جائے تو وہ اپنے گھریلو معاملات میں زیادہ منہمک ہو جاتے ہیں اسی لئے بن بیاہی بہنوں کے بارے میں اپنے فرائض کو بالعموم فراموش کر دیتے ہیں۔ کئی بیاہے بھائیوں کی یہ دلیل قابل قبول ہے۔ کہ انہیں اپنا گھر بسانے کے لئے زیادہ توجہ اور روپیہ صرف کرنا پڑ جاتا ہے۔ والدین ان کی ازدواجی زندگی کو خوشحال بنانے کی خاطر مزید محنت خود کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنی الجھی سوچوں کا بوجھ ان پر ڈالنے سے ہچکچاتے ہیں۔

لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم ان کے جہیز میں کتنی ممد و معاون ہوتی ہے اور کیا کوئی برسر روزگار لڑکی بذات خود اثاثہ ہے؟ اس سوال پر بحث کافی بکھر گئی مس وسیم لطیف نے اسے سمیٹتے ہوئے کہا صرف ایک گریجوایٹ بن بیاہی لڑکی تھی میں نے اس سے چند باتیں پوچھیں تو اس نتیجہ پر پہنچی کہ تعلیم جہیز کا حصہ ضرور قرار دی جا سکتی ہے لیکن جہیز کی رواجی ضرورت کو ختم نہیں کر پاتی۔

جی ہاں مجھے فینائل کی گولیوں میں بسے پرانے صندوقوں میں دبکے پڑے جہیز کے کپڑے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ یہ کپڑے کئی دلہنیں اپنی ساری زندگی استعمال نہیں کرتیں۔ اپنی اولاد کے لئے محفوظ کر لیتی ہیں۔ پشتوں میں منتقل ہونے والے جہیز میں سے کئی چیزیں فرسودہ اور "آؤٹ آف فیشن" ناقابل استعمال ہو جاتی ہیں۔ ماؤں کے اس جذبے سے بھی عیاں ہے کہ وہ مسئلہ جہیز کو کتنا سنگین خیال کرتی ہیں اور گھر میں پیدا ہونے والی بیٹی کے بیاہ کی سوچ میں وہ کس طرح ایثار کرتی ہیں۔

اشتہاری شادی کا ذکر چھڑ گیا۔ مس وسیم لطیف نے کہا — لاہور کے متوسط گھرانے اشتہارات کو رشتے ناطے کرنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ اسے سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ جہیز کی قید سے آزاد رشتوں کے طلبگاروں کے متعلق بعد ازاں کئی انکشاف ہوتے ہیں بے اولاد بوڑھے جوان لڑکیوں کے خواہشمند ہوں تو جہیز کا تقاضہ نہیں کرتے لیکن مصیبت یہ ہے کہ ان کے پہلو میں رہ کر نسوانی شباب افسردہ ہوتا ہے آسودہ نہیں ہو سکتا۔ اس اعتبار سے یہ بے جوڑ بیاہ ناکام رہتے اور حسرتناک ثابت ہوتے ہیں۔

شادی میں تاخیر کنواری لڑکیوں کیلئے ذہنی اور جسمانی طور پر کافی اثر انداز ہوتی ہے گو وہ اس پریشان فکری کے دوران تسکین کے لئے کچھ کر گزریں تو ان کی ساری زندگی میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں رہتا اس لئے وہ اپنا من بہلانے کی بجائے اسے مارنے کی ریاضت میں تنک مزاج اور چڑچڑی یا گھریلو امور سے ذہنی طور بے رغبت اور بے تعلق سی ہو جاتی ہیں۔

رواجی پابندیوں کی دیواریں توڑ کر اپنی راہ پیدا کرنے والی دوشیزائیں والدین کی نفرت اور عمر بھر کے لئے جدائی سے ڈرتی ہیں کئی خاندانوں میں بوڑھے والدین کو بن بیاہی جوان لڑکیوں کی حفاظت میں بڑے دکھ جھیلنے پڑے ہیں۔ اوباش امیروں کے پیغامات سے اجتناب کی قیمت ادا کرنے کی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

(باقی [illegible] پر)

جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں مع کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۶۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

جامعہ نصرت میں تدریس کا نہایت عمدہ انتظام ہے۔ مستحق طالبات کو ہر قسم کی مراعات دی جاتی ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے نتائج بھی نہایت شاندار رہتے ہیں۔ کالج کے احاطہ میں کھیلوں کے وسیع گراؤنڈز ہیں جہاں باقاعدہ کھیلیں کروائی جاتی ہیں۔ طالبات اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ پردے کا انتظام نہایت اعلیٰ ہے۔ سادگی طالبات کا زریں اصول ہے سفید سوتی یونیفارم لازمی قرار دیا گیا ہے۔

جامعہ نصرت ہوسٹل کالج کمپاؤنڈ میں واقع ہے۔ بورڈرز کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو صحیح اسلامی رنگ میں ڈھالیں۔ تمام نمازیں باجماعت پڑھائی جاتی ہیں۔ اور صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم و احادیث کا درس باقاعدہ دیا جاتا ہے۔

احباب اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تاکہ تعلیمی فوائد کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت کا بھی فائدہ حاصل کریں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ کالج کی فیس و ہوسٹل کا خرچ بالکل واجبی ہے اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے

(پرنسپل جامعہ نصرت کالج۔ ربوہ)

تمباکو اور حقّہ نوشی

قرآن کریم میں ہے فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ یعنی اے رسول نصیحت جاری رکھیں۔ یقیناً نصیحت فائدہ بخش ہے۔ واضح ہو کہ تمباکو اور حقہ نوشی کے متعلق سلسلہ احمدیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ یہ لغویات میں سے ہے اور مومن کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (پ ۱۸) کہ مومن لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حقّہ ہوتا تو ضرور منع فرماتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے پیش نظر ہر سچے احمدی کو اس لغو فعل سے اجتناب کرنا چاہیے۔ شارع عام پر بیٹھ کر حقہ پینا اور مجلس لگا کر پینا سلسلہ کی ہدایات کے خلاف ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس بارہ میں ماہوار رپورٹ کیا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ایک تقریری مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ جولائی شام کو چھ بجے احمدیہ ہال میکلوڈ روڈ میں بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں خدام کی کثیر تعداد نے حصہ لیا۔ صدارت کے فرائض جناب مولانا عبدالمالک خانصاحب نے ادا کیے۔ ججز صاحبان کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خدام انعام کے مستحق قرار پائے۔ صاحب صدر نے اول دوم سوم آنے والے خدام کو انعامات تقسیم کئے اور دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ (۱) عبدالرب انور صاحب ابن مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ اوّل آئے۔ (۲) عبیداللہ علیم صاحب دوم۔ (۳) چوہدری ناصر احمد صاحب سوم۔

(ناصر اقبال ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن کے خدام کے لئے ایک تربیتی کلاس لاہور میں مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد کی جارہی ہے۔ یہ کلاس مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۶۰ء سے ۲۱ اگست سنہ ۱۹۶۰ء تک ہوگی۔ اس کلاس میں:-

(۱) خدام کو سلسلہ کے اہم مسائل سے روشناس کرایا جائے گا (۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ (۳) کے چوٹی کے علماء شرکت فرما کر خدام کو تربیت دیں گے۔

(۳) جماعت کے متعدد سربرآوردہ اصحاب تقاریر فرمائیں گے۔

(۴) بیرونجات سے شامل ہونے والے خدام کے طعام و قیام کا بندوبست مقامی مجلس کی طرف سے ہوگا۔

جملہ قائدین مجالس لاہور ڈویژن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں خدام کو اس کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔ اور شریک ہونے والے خدام کے اسماء گرامی سے ۱۰ اگست سنہ ۱۹۶۰ء تک مطلع فرمائیں۔

(معتمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن۔ معرفت دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور)

تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے عطایا دینے والے احباب

۱۰ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء تا ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جن احباب نے ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء سے ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء کے عرصہ میں تعمیر فضل عمر ہسپتال کے لئے عطایا ارسال فرمائے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی مع رقم عطیہ ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بے شمار فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ امید ہے آئندہ بھی احباب اس اہم مد میں اپنے عطایا بھجواتے رہیں گے تاکہ ہمارا ہسپتال ہر لحاظ سے مکمل ہو اور ہم صحیح معنوں میں بلا امتیاز مذہب و ملت دکھی بنی نوع انسان کی خدمت کر سکیں۔

نام	رقم
حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۲۴/۱۱
عبدالکریم صاحب بذریعہ مشتاق احمد صاحب ربوہ	۵/-
محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ	۱۰/-
منور احمد صاحب	۱۵۰/-
چوہدری شادی خانصاحب چک ۱۱۳/۷-۱۲ منٹگمری	۱۰۰/-
محمد اسحٰق محمد داؤد صاحب ڈھاکہ	۹۳/-
غلام قاسم صاحب مدرس ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر	۱۰/-
محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال قصور	۱۰/۴
محمد رفیق صاحب ڈھاکہ حال کراچی	۵/-
چوہدری محمد سلطان صاحب کھاریاں از اہلیہ صاحبہ	۱۰۰/-
خان فضل محمد خانصاحب اوورسیر حیدرآباد	۳۰/-
بیگم دلاور خانصاحب کراچی	۱۰/-
امۃ الحی صاحبہ بنت چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۲۵/-
مشتاق احمد صاحب ربوہ از عزیز احمد صاحب	۱۰۰/-
چوہدری نور احمد صاحب چک ۱۲۴ لائلپور	۱۰۰/-
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب افریقہ	۱۵/-
محمد بی بی صاحبہ کوٹ مہتاب خاں	۵/-
بیگم صاحبہ منور احمد صاحب لاہور	۲۰/-
حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۱۷/-
رضیہ بیگم صاحبہ	۱۰/-
مسعود خورشید احمد خانصاحب کراچی	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۲۴/-
اقبال سلطانہ صاحبہ	۵/-
لجنہ اماء اللہ کراچی	۵۰/-
عبداللہ خانصاحب سیکرٹری مال کھاریاں	۵/۸
ملک صاحب خانصاحب نون سرگودھا	۲۰۰/-
شیخ محمد الدین صاحب اینڈ سنز (سابق مختار عام) ربوہ	۱۰۰/-
کیپٹن منظور احمد صاحب بھیرہ پور ضلع منٹگمری	۱۱/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صدرالدین صاحب کھوکھر کراچی	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ بہاول نگر	۵/-
عبدالحکیم صاحب فجی آئیلینڈ بذریعہ وکالت تبشیر	۳۱/۲
سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ زینب خاتون صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۹/-
بیگم نبی احمد صاحب کراچی	۵۰/-
کلثوم بنت خان بہادر دلاور خانصاحب کراچی	۵/-
محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۰/-
بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۱۵/-
چوہدری علی محمد صاحب بی-اے-بی-ٹی محاسب رشیدہ بیگم صاحبہ	۵/-
محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۲/۸
عبدالماجد صاحب کورنگی کراچی	۳۰/-
شیخ محمد صدیق صاحب آف ڈھاکہ کراچی	۵/-
اہلیہ صاحبہ محمد صالح صاحب سول انجینئر کلکتہ	۴۰/-
سید شفیق احمد صاحب بذریعہ مشتاق احمد صاحب	۱۰/-
چوہدری عبدالحفیظ صاحب مدراسی کراچی	۲۰۰۰/-/-

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

مغربی پاکستان میں مال گذاری کے نظم و نسق میں دور رس اصلاحات

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں کی پریس کانفرنس

لاہور ۳ اگست کل گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خانصاحب نے ایک پریس کانفرنس میں مال گذاری کے نظم و نسق میں دور رس اصلاحات کی ایک سکیم کا اعلان کیا تھا جس کی ابتدائی خبر کل کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ اصلاحات تین مرحلوں میں نافذ کی جائیں گی۔ ذیل میں ان تینوں مراحل کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

پہلے مرحلہ میں ریونیو ریکارڈ کو تمام لوگوں کے لئے آسان اور قابل فہم بنایا جائیگا مثلاً آئندہ رقوم لکھنے کا طریقہ ترک کیا جائے گا اور مشکل اور پیچیدہ تراکیب استعمال نہیں ہوں گی۔ اس کے علاوہ ریکارڈ میں اعداد شامل ہوں گے اور جہاں ضرورت ہوگی ہندسوں کے الفاظ کو لکھا جائے گا

آپ نے کہا اس پہلے مرحلہ میں ہر گاؤں کے نقشہ۔ ساری اراضی کی جمع بندیاں فردات یا جملہ خسرہ جات گرداوری اور دوسرے متعلقہ ریونیو ریکارڈ کی نقول تیار ہوں گی۔ جن کا نام پرت زمیندار ہوگا۔ یہ نقول متعلقہ یونین کونسل کے دفتر میں موجود رہیں گی اور زمین کے ہر مالک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ان کا معائنہ کرے اور اگر اسے اپنی اراضی سے کوئی نقل درکار ہو تو اسی دفتر سے بہت معمولی معاوضہ ادا کر کے حاصل کرلے۔ آپ نے کہا کہ ابتدائی طور پر یہ انتظام صوبہ کے ان علاقوں میں ہوگا جہاں پنجاب کا ریونیو سسٹم رائج ہے۔

صوبائی گورنر نے کہا کہ آج کل مختلف پٹوار سکولوں میں جو چار ہزار پٹواری زیر تربیت ہیں ان سے ریونیو ریکارڈ کی نقلیں کرنے کا کام لیا جائے گا۔ بالفاظ دیگر انہیں امتحان پاس کرنے کا سرٹیفکیٹ صرف اسی صورت میں دیا جائے گا جبکہ وہ مطلوبہ نقلیں تیار کریں گے تاہم انہیں یہ نقلیں تیار کرنے کا مناسب معاوضہ بھی ملے گا۔ آپ نے کہا کہ جن علاقوں میں سندھ کا ریونیو سسٹم رائج ہے ان کی یونین کونسلوں کے دفتروں میں ہر گاؤں کے نقشہ نمبر شماری رجسٹر اور ریکارڈ حقوق کی نقول مہیا کی جائیں گی اور تمام مالکان اراضی کو یہ حق دیا جائے گا کہ وہ ان نقول سے استفادہ کریں۔ آپ نے کہا کہ تمام یونین کونسلوں کو یہ اجازت دی جائے گی کہ وہ متعلقہ مالکان اراضی کو حسب ضرورت ریونیو ریکارڈ کی غیر مصدقہ نقول مہیا کریں اگر انہیں کسی ریونیو افسر یا کسی عدالت میں پیش کیا جائیگا تو اس کی بنا پر متعلقہ فریقین کے نام نوٹس جاری ہو سکے گا اور بعد میں مستغیث کی درخواست پر عدالت کے ذریعہ ریونیو ریکارڈ کی مصدقہ نقول حاصل ہو سکیں گی۔

پٹواریوں کے لئے مکان

ملک امیر محمد خاں نے کہا کہ ان پڑھ مالکان اراضی کو اپنی اراضی سے متعلق ریونیو ریکارڈ کی نقول حاصل کرنے کے لئے یہ بھی سہولت مہیا ہوگی کہ وہ اس سلسلہ میں تحصیل یا متعلقہ ہیڈ کوارٹرز کی طرف رجوع کریں جہاں صرف اس مقصد کے لئے ایک نقل نویس ادارہ قائم کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ آجکل پٹواری اور سپے دار عام طور پر اپنے حلقوں سے باہر رہتے ہیں اس لئے مالکان اراضی کو ان تک رسائی حاصل کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے چنانچہ یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آئندہ ہر پٹواری اپنے حلقے ہی میں رہائش پذیر ہوگا۔ اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے خلاف سخت انضباطی کارروائی کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال کے متعلقہ حکام کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ پٹواریوں کو ان کے حلقوں میں مکانات مہیا کرنے کا انتظام کریں۔

آپ نے کہا دیہاتی عوام کو پٹواریوں کے بارے میں ایک شکایت یہ بھی ہے کہ محکمہ مال کے ان ماتحت اہلکاروں کو تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد تحصیل ہیڈ کوارٹروں میں طلب کیا جاتا ہے جہاں یہ مختلف کاموں کے سلسلہ میں طویل عرصہ کے لئے قیام کرتے ہیں اور اس بنا پر متعلقہ مالکان اراضی کو ان کی بروقت خدمات حاصل نہیں ہوتیں۔ صوبائی حکومت نے اس شکایت کے پیش نظر فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہر پٹواری ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں صرف چند دن کے لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر جائے گا۔ جس کے دوران میں ماہوار گوشوارہ کے بارے میں اطلاعات مہیا کرے گا۔ عدالتوں میں حاضری دے گا۔ اپنی تنخواہ وصول کرے گا اور اپنے اعلیٰ افسروں کی نگرانی میں متعلقہ لوگوں کو مناسب امداد دے گا

آپ نے کہا صوبائی حکومت کے اس فیصلہ کی بنا پر ہر مالک اراضی کو یہ سہولت مہیا ہوگی کہ اگر کسی وجہ سے متعلقہ پٹواری اپنے حلقہ میں نہیں ملے گا تو وہ ہر ماہ کی مقررہ تاریخوں میں تحصیل ہیڈ کوارٹر جا کر پٹواری کی خدمات حاصل کر سکے گا اور اگر اسے ضرورت محسوس ہوگی تو وہ اس سلسلہ میں تحصیلدار یا مختار کار سے بھی امداد لے سکے گا۔ آپ نے کہا کہ ان مقررہ تاریخوں کے بعد کسی پٹواری کو کمشنر یا ڈپٹی کمشنر سے اجازت حاصل کئے بغیر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں طلب نہیں کیا جا سکتا۔ بالفاظ دیگر ہر پٹواری کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مہینے کے باقی دنوں میں اپنے حلقہ میں رہ کر لوگوں کی خدمت کرے

آپ نے کہا یونین کونسلوں کے لئے ریونیو ریکارڈ کی نقول تیار کرنے کا بیشتر کام تین چار ماہ میں تیار ہو جانا چاہیئے کیونکہ ہم نے زیر تربیت پٹواریوں کو بلا تاخیر اس کام پر لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ انتقالات کی تصدیق اور اراضی کی تقسیم کے طریقہ کار کو بھی زیادہ سے زیادہ آسان بنانے کے لئے مناسب انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاہم ایسا کرتے ہوئے یہ خیال رکھا جائیگا کہ کسی شخص کو مفادات حاصل کرنے میں تاخیر نہ ہو۔ اس سلسلہ میں موجودہ قواعد میں مناسب ترمیم کرنے کے لئے کارروائی ہو رہی ہے۔

دوسرا مرحلہ

صوبائی گورنر نے کہا کہ ریونیو ایڈمنسٹریشن میں اصلاح کی سکیم کی تکمیل کے دوسرے مرحلہ میں یہ کوشش کی جائے گی کہ پورے صوبہ میں ایک ہی نوعیت کا ریونیو سسٹم رائج ہو۔ ایسا کرتے ہوئے اس سسٹم کو مزید آسان اور قابل فہم بنانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ آجکل ریونیو ریکارڈ دو مختلف نوعیت کے سسٹمز کے تحت تیار ہوتا ہے صوبائی حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ اس سلسلہ میں دو سسٹم کی بجائے ایک ہی سسٹم رائج ہو۔ کم از کم ایسا ریکارڈ تو ایک ہی طریقہ سے ہونا چاہیئے جس کا عوام سے تعلق ہو۔

آپ نے کہا کہ سکیم کی تکمیل کے اس دوسرے مرحلہ میں ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ ریونیو ریکارڈ کی صحت بہر صورت برقرار رہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے تمام نگران افسروں کو یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ اس سلسلہ میں ماتحت اہلکاروں کے کام کا اچھی طرح معائنہ کریں۔ بورڈ آف ریونیو کے ارکان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس امر کا انتظام کریں کہ محکمہ مال کے نگران افسر ماتحت اہلکاروں کے کام کا لازمی طور پر معائنہ کریں۔ آپ نے کہا کہ صوبائی حکومت نے مزید فیصلہ کیا ہے کہ ریونیو افسر اراضی سے متعلقہ مقدمات کا موقعہ پر پہنچ کر بلا تاخیر فیصلہ کریں۔ اور اس سلسلہ میں فریقین کو بار بار تحصیل ہیڈ کوارٹر ضلعی ہیڈ کوارٹر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر یا صوبائی ہیڈ کوارٹر کا سفر کرنے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑے اس مقصد کے لئے ریونیو لا کو مزید آسان اور قابل فہم بنایا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا اس سلسلہ میں تمام ریونیو افسروں کو یہ ہدایت

(بقیہ)

کی جائے گی کہ وہ کسی رقبہ اراضی کے مالکانہ حقوق کے مقدمات دیوانی عدالتوں کے سپرد نہ کریں بلکہ ان کے فیصلے کو بلا تاخیر خود کریں اور اگر کسی وجہ سے وہ کسی مقدمہ کی سماعت کرنے سے معذور ہوں تو اپنے حکم میں اس کی وجہ لکھیں۔ (باقی)

جہیز کی غیر اسلامی رسوم

(بقیہ صفحہ ۵)

میں نے اس مسئلہ کا صرف ایک علاقہ میں گہرا مطالعہ کرنے کے بعد جو نتائج اخذ کئے اور مشورے دئیے ہیں عرض کرتی ہوں۔

میرا خیال یہ ہے کہ (۱) نیا گھر بسانے میں امداد دینے کے لئے جہیز کا تصور معاون ہے مہلک نہیں۔ (۲) جہیز حسب استطاعت قبول کرنے کا جذبہ خاندانوں میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے (۳) لڑکیوں کو فنون دستکاری سے نابلد اور تعلیم سے محروم رکھنا مزید مشکلات کا باعث بن جاتا ہے۔ ان کی مالی حالت کو سنوارنے کا مطلب گھر بھر کی امداد ہوگی۔ اور گھر کو روٹی کپڑے کے فکر سے قدرے آسودگی میسر آجائے تو وہاں سے کسی دوشیزہ کی ڈولی روانہ کرنا آسان ہوگا۔ (۴) والدین کو ترغیب دی جائے کہ وہ بچوں کی شادی کی شرائط پر بیمہ کرائیں تھوڑا تھوڑا روپیہ اگر پہلے دنوں میں پس انداز کر لیا جائے تو ناموس کے لئے ناظر کے وقت کام آسکتا ہے (۵) عوام میں معاشرتی بہبود کا کام کرکے ایسا شعور پیدا کیا جائے کہ غریب گھرانوں کو لڑکیاں بیاہ دینے کے لئے آسان واجب الادا قسطوں پر قرض مل سکے۔ قرض یا مالی امداد دینے کے ادارہ کی سرپرستی اہل ثروت کریں۔ (۶) حسن سیرت کی اہمیت نوجوانوں پر واضح کی جائے تاکہ وہ محض جہیز کو ساری زندگی کے لئے خوشحالی کی ضمانت ہی نہ سمجھیں۔ (۷) رشتے طے کرانے میں حقیقت پسندی کو ملحوظ رکھا جائے اور غیر ضروری رسوم میں روپیہ ضائع کرنے کی بجائے یہ ساری پونجی جہیز کی چیزوں میں شامل کر دی جائے۔ (۸) جہیز کی شرح خاندانوں کی مالی استطاعت کے مطابق قانونی طور پر متعین ہونی چاہیئے

اسرائیل کو قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا جائیگا۔ شہنشاہ ایران کی یقین دہانی

ایران نے مصر اور دوسرے اسلامی ملکوں کا مفاد ہمیشہ پیش نظر رکھا ہے

تہران ۴؍ اگست۔ شہنشاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ ایران کی طرف سے اسرائیل کو قانونی طور پر کبھی تسلیم نہیں کیا جائے گا سرکاری اعلان کے مطابق اس مفہوم کا ایک تار شہنشاہ کی طرف سے مصر کے جامعہ ازہر کے ریکٹر کے نام بھیجا گیا ہے جنہوں نے شہنشاہ کے نام ایک برقی پیغام ارسال کر کے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ مسلم قوم کے مفاد کی خاطر اسرائیل کو تسلیم کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔

شہنشاہ کے تار کا متن درج ذیل ہے:۔

"آپ بہتر جانتے ہیں کہ ایران کی طرف سے اسرائیل کو عملی طور پر ۱۹۵۰ء میں تسلیم کیا گیا تھا۔ اس تسلیم کی منسوخی ڈاکٹر مصدق کی حکومت کے زمانے (۱۹۵۱ء - ۱۹۵۳ء) میں اس وقت کی گئی تھی جب سفیر ایران متعین اسرائیل کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ حکومت ایران نے کل تک اسرائیل کی حکومت کو قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ مسلم ممالک اور مسلم قوم ایران کے اس طرز عمل کو سراہ چکے ہیں۔ ہم اس طرز عمل کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ علماء اور مسلم قوم کو ایران کے اقدام پر تشویش ہو۔

شہنشاہ کے تار میں یہ بھی کہا گیا ہے

"میں آپ کو اور جامعہ ازہر کے دوسرے علماء کو اطمینان دلانے کے لئے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مسلم قوم کے مفادات کا تعلق ہے ہمارا طرز عمل ہمیشہ بے داغ رہا ہے اور ہم دنیا کے ہر حصے کے مسلمانوں کے حقوق کے طرفدار رہے ہیں۔ اور ہمارے اس رویہ میں رنگ و نسل کو بھی دخل حاصل نہیں رہا۔ تاریخ میں مرقوم ہے۔ اس امر کی یاددہانی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ جب نہر سویز کا معاملہ حفاظتی کونسل میں پیش ہوا تھا تو ایران نے مصر کے جائز حقوق کی حمایت کی تھی۔ جب غیر ملکی فوجوں نے مصر پر حملہ کر دیا تھا تو حکومت ایران نے غیر ملکی فوجوں کے جارحانہ اقدام کی مذمت کرنے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کیا اور یہ امر مسلم ہے کہ مصر کے معاملے سے ہمارا اس سے زیادہ کوئی مفاد وابستہ نہ تھا کہ مصر میں مسلم قوم آباد ہے۔ اس کے علاوہ میں نے ذاتی طور پر بڑی دلچسپی لی تھی کہ غیر ملکی فوجیں مصر سے باہر نکل جائیں۔"

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ہیضہ کے جراثیم نالہ ایک کے ذریعہ جموں سے پاکستان پہنچے

متاثرہ علاقوں کو دوسرے علاقوں سے الگ تھلگ رکھنے کا فیصلہ

لاہور ۴؍ اگست وزیر صحت و سماجی بہبود لفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی نے کل انکشاف کیا کہ پاکستان میں ہیضہ نالہ ایک کے راستہ جموں سے پہنچا تھا۔ آپ نے کل کراچی جاتے ہوئے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ "جموں میں ہیضہ وبائی صورت میں پھوٹا تھا۔ چونکہ نالہ ایک جموں سے آتا ہے اس لئے یہ نالہ ہیضہ کے جراثیم کو سیالکوٹ تک لے آیا۔

جنرل برکی نے کہا۔ میں نے یہ حکم دیا ہے کہ سیالکوٹ شہر اور ضلع میں نالہ ایک اور دس کے نواحی علاقوں کو دوسرے علاقوں سے الگ تھلگ کر دیا جائے تاکہ بیماری دوسرے غیر متاثرہ نواحی علاقوں تک نہ پہنچے۔ اب فوج نے سول حکام کے تعاون سے پاکستان کو ہیضہ سے محفوظ کرنے کی وسیع مہم شروع کر دی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ یہ مہم نتیجہ خیز ثابت ہوگی۔

جب وزیر صحت کے سامنے اس اندیشے کا اظہار کیا گیا کہ ہیضے سے متاثرہ علاقوں کو دوسرے علاقوں سے الگ تھلگ کرنے سے عوام میں خوف دہراس پھیلے گا تو جنرل برکی نے کہا "کسی ہراس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمیں اس منصوبہ کو ہر قیمت پر عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔ اور یہ اطمینان حاصل کرنا چاہیئے کہ نہ تو متاثرہ علاقوں میں کوئی داخل ہو اور نہ ہی یہاں سے کوئی شخص باہر جائے۔"

وزیر صحت نے کہا کہ مغربی پاکستان میں ہیضہ ہمیشہ باہر سے ہی آیا ہے۔ جنرل برکی نے یہ اندازہ لگایا کہ اب تک ہمارے مغربی پاکستان میں دو سو پچیس افراد ہیضہ سے ہلاک ہوئے۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق کل نصف شب تک ختم ہونے والے چوبیس گھنٹوں میں مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر ہیضہ سے سترہ اموات ہوئی ہیں۔ اس عرصہ میں مزید ایک سو دو اشخاص ہیضہ میں مبتلا ہوئے۔ اعلان کے مطابق اس دوران میں ضلع سیالکوٹ میں دس، ضلع گجرانوالہ میں چار اور کوئٹہ میں تین اموات ہوئیں۔ ضلع لاہور میں مزید آٹھ، ضلع جہلم میں مزید دو، ضلع گوجرانوالہ میں اٹھائیس، ضلع سیالکوٹ میں اسی، ضلع کوئٹہ میں پندرہ اور ضلع منٹگمری میں مزید تین افراد ہیضہ میں مبتلا ہوئے۔

مسٹر ہیمرشولڈ کا اعلان

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے کہا میرے پاس افریقی فوج موجود ہے جو جارحانہ اقدام تو نہیں کرے گی لیکن وہ اچھا دفاع ضرور کرے گی۔ آپ نے کہا اقوام متحدہ نے اپنی فوج داخل کرنے سے متعلق مجھ سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ آپ نے کہا اقوام متحدہ کی فوج داخل ہونے کا سب سے بڑا اثر یہ ہوگا کہ کانگو کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر قبائلی جنگ شروع ہو جائے گی اور ملک میں ایسی ابتری پھیلے گی کہ اس کی تلافی نہیں کی جا سکے گی۔

اعانت الفضل

محترمہ بیگم رضیہ حمید صاحبہ ناظم آباد کراچی کی لڑکی تسنیم ناہید امسال میٹرک میں نمایاں کامیابی سے پاس ہوئی ہے۔ اس خوشی میں محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ نے مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور خادمہ دین بنائے آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں!

بل ماہ جولائی ۱۹۶۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰؍ اگست ۱۹۶۰ء سے قبل دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر)